رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ تین روپیہ آٹھ آنہ

مینیجر
پادری ای۔ایم۔ وانیلیق
صاحب ایس۔ٹی۔ایم
ایمپریس روڈ۔ لاہور
ہر قسم کی خط وکتابت دربارہ
تبدیل مقام و اشتہارات وغیرہ
بنام منیجر صاحب ارسال ہونا چاہیے



ایڈیٹر
پادری ایس۔ایم۔پال
۲۸ نکلسن روڈ
لاہور
ہر قسم کے مضامین اور
خبریں وغیرہ صرف ایڈیٹر
کے نام ارسال کرنا چاہیے

جلد ۵۷ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۴ جنوری ۱۹۲۹ء | نمبر ۱

شعر و سخن

نور چمکا

(از نتیجۂ فکر جناب منشی کیدار ناتھ صاحب منت)

طلوعِ خورشیدِ راستی سے ہوئے ہیں دونوں جہان روشن
ظہورِ نطق آفریں سے روشن ہوا ہے دہن اور بیان روشن
شبِ ولادت وہ نور چمکا کہ ہو گئے جس کی روشنی سے
ظہورِ انور سے ہو گئے ہیں ہر اہلِ عالم کے حق کی بابت
کھلا جو سورج مکھی کی صورت مسیح عیسےٰ تو اس کی ضو سے
ستارا پورب میں اُن پہ چمکا یروسلم کو ہوئے وہ راہی
جو آگے خورشیدِ راستی کے جھکیگے تو پائیگا نور تو بھی
مسیح عیسےٰ کی زندگی سے دوگونہ حاصل ہے نفع ہم کو
تمام قوموں میں جگمگاہٹ اسی کے پرتو سے ہو رہی ہے
جو موت کی وادیوں میں گذریں ہوا انکے سایہ سے جب اندھیرا

اِدھر ہوئی ہے زمین روشن اُدھر ہوا آسمان روشن
کلام روشن ہے کام روشن دہن ہے روشن زبان روشن
مکین روشن مکان روشن زمین روشن زمان روشن
دماغ روشن خیال روشن قیاس روشن گمان روشن
ریاضِ عالم ہے ایسے روشن کہ جیسے ہو آسمان روشن
مجوسی چلتے تھے اُسکے پیچھے تھے طفل و پیر و جوان روشن
ہوئی فضا میں خمیدہ ہو کر ہے ہفت رنگی کمان روشن
بدن بھی ہو گئے جلالی ایسے ہیں جیسے روحِ روان روشن
کہ مظہرِ نورِ ایزدی نے کئے ہیں کون و مکان روشن
ہماری پیشانیوں سے ہوگا صلیب کا تب نشان روشن

زبانِ منت دہن کے اندر نہ بولے تب تک کھلیں نہ جوہر
کہ مشعلِ سیف ہو نہ ہرگز میان کے درمیان روشن



نور افشان

۴ جنوری ۱۹۲۹ء لاہور

مولوی ثناء اللہ صاحب اور اسلام میں نجات

(۱)

چل میرے خامہ بسم اللہ

قبل اس کے کہ میں اس امر کو ظاہر کردوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسلام میں نجات ثابت کرنے سے کس طرح قاصر اور عاجز رہ گئے۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین نور افشاں سے آپ کا تعارف کرایا جائے تاکہ اس امر کی صداقت کہ اسلام میں مطلق نجات نہیں ہے آپ کی شکست سے کامل طور پر تصدیق ہوجائے۔

آپ کا اسم گرامی ثناء اللہ ہے۔ جسکو بقول مصنف نشانات مرزا بجواب الہامات مرزا، لوگ کسی قدر تغیر و تبدل کے ساتھ مختلف طور پر لیکن ایک ہی وزن پر ادا کرتے ہیں۔ علمیت کے لحاظ سے آپ مولوی فاضل ہیں اور اہلحدیث کے ایڈیٹر اور مالک۔ بحث و مباحثہ میں آپ کافی شہرت کے علاوہ کافی ثروت بھی حاصل کرچکے ہیں۔ اور نظر بدور۔ باوجود پیرانہ سالی کے اب تک آپ جوانی کی دھن میں خضاب استعمال کرتے ہیں اور پیر چودہ سالہ بنے پھرتے ہیں۔ نہ معلوم آپ کو اس سے کیونکر تسلی ملتی ہے۔ اور دوسروں کو کیونکر اعتبار ہوتا ہے۔ تاہم آپ کو اس سے ایک گونہ دلچسپی ضرور ہے۔ آپ کے احباب نے آپ کو فاتح قادیان اور شیر پنجاب کا خانہ ساز یا خانہ برانداز خطاب بھی دیدیا ہے لیکن نشانات مرزا بجواب الہامات مرزا میں آپ کے چند اور نہایت درخشاں خطابوں کا بھی ذکر ہے۔ جنکو ہم اس مضمون کے آخری نمبر میں ہدیہ ناظرین کرینگے +

آپ اصلاً کشمیری ہیں لیکن امرتسر سے آپ کو خاص انس ہے۔ اس لئے آپ امرتسر میں مقیم ہیں۔ ہمارا ارادہ تھا کہ ہم آپ کی امرتسری زندگی کا خاکہ ہدیہ ناظرین کریں۔ لیکن نور افشاں کا دائرہ چونکہ مسلمانوں میں نہایت محدود ہے لہٰذا آپ کی اس دلچسپ سوانحعمری کو ہم ایک علیحدہ رسالہ کی صورت میں بہت جلد شائع کرینگے۔ اگر ناظرین کو اسقدر انتظار بھی شاق گذرتی ہو تو نشانات مرزا بجواب الہامات مرزا مصنفہ مولوی یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان سے منگوا کر اسکے ص ۲ سے ص ۱۸ تک مطالعہ فرما دیں۔

اصولاً آپ مسلمانوں کے اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسکو وہابی، نجدی اور غیر مقلد کہتے ہیں۔ غیر مقلد کسکو کہتے ہیں۔ اس بارہ میں ہم ایک مسلمان کی تصنیف سے ایک اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

"فرقہ غیر مقلدین ہمیشہ سے بے ادبی، گالیوں اور ناشائستہ الفاظ کا مشتاق ہے۔ ابتدائی غیر مقلدوں میں سے بعض مردودوں نے انبیاء اولیا اور بزرگان دین کو رہبانوں اور بتوں سے تشبیہ دی ہے۔ جب انبیاء اور بزرگان دین ان شیاطین کی زبان درازی سے نہیں بچے تو ہم کیا بچ سکتے ہیں"۔ (نشانات مرزا بجواب الہامات مرزا ص ۱۳)

شاید یہی وجہ ہے کہ میرے رسالہ کا جواب لکھتے لکھتے آپ اس خصوصی امتیاز کے اظہار پر مجبور ہو گئے۔ اور ایک اور وہابی کے ساتھ ملکر وہ زہر اُگلا ہے جس سے ہم بھی اس نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوگئے کہ ع

این خانہ ہمہ آفتاب است

اسقدر مختصر تعارف کرانے کے بعد اب میں اصل مضمون کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ گذشتہ ۳ ستمبر ۱۹۲۸ء میں حافظ آباد میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان ایک فیصلہ کن مباحثہ ہوا۔ جسکا مفصل اور پوست کندہ بیان رسالہ "مباحثہ حافظ آباد" میں چھپ چکا ہے (جو مسٹر موسے خان میاں سنگھ باغ لاہور سے نہایت کم قیمت پر مل سکتا ہے) اسی مباحثہ میں ایک دا[illegible] کے دوران ہی میں نے مولوی صاحب سے کہا تھا کہ اگر آپ میں کچھ غیرت و حمیت باقی ہے تو آپ میرے رسالہ کا جواب لکھیں۔ اگر آپ اس کا ایسا معقول جواب دیں جس کا جواب الجواب میں نہ دے سکوں تو میں مسلمان ہوجاؤنگا۔ جسکا صاف مطلب یہ تھا کہ مجھ کو کامل یقین ہے کہ نہ تو اسلام میں نجات ہے اور نہ آپ اس کا جواب لکھ سکینگے۔ چنانچہ جب آپ امرتسر پہنچ گئے تو میرے رسالہ مذکور کا بزعم خود جواب لکھنا شروع کیا۔ چنانچہ وہی ہوا جو ہم کہہ رہے تھے۔ یعنے مولوی صاحب نے نہ صرف یہ تسلیم کیا کہ اسلام میں نجات نہیں ہے بلکہ اپنی علمیت پر بھی ایک بدنما داغ لگایا ہے۔ خیر جو کچھ آپ نے لکھا ہے ہم اسکو اپنے مختصر ریمارک کے ساتھ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جب یہ مضمون مکمل ہوجائے تو بغرض تصفیہ ہم اسکو اہلحدیث کے فائل کے ساتھ پنڈت رامچندر جی دہلوی کے پاس بھیجینگے۔ کیونکہ ہم دونوں کے نزدیک آپ منصف مقرر ہو چکے ہیں۔

لیکن پہلے اس سے کہ میں مولوی صاحب کے جواب کی تردید لکھوں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے رسالہ مذکور کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کردوں تاکہ اس بحث کے سمجھنے میں کوئی دقت باقی نہ رہے۔ میرے رسالہ مذکور کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) قرآن شریف کے رو سے نجات اعمال صالحہ پر موقوف ہے۔

(۲) ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ کے رو سے کوئی فرد بشر اعمال صالحہ سے نجات حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

(۳) تمام بنی آدم گنہگار ہیں۔

(۴) احادیث صحیحہ کے رو سے اعمال صالحہ کوئی چیز نہیں ہے حتی کہ خود آنحضرت کو ان کے اعمال نجات نہیں دلا سکتے ہیں۔

(۵) احادیث کے رو سے نجات صرف خدا کے رحم سے حاصل ہوسکتی ہے لیکن رحم بلا مبادلہ کوئی چیز نہیں ہے۔

اب مولوی صاحب کی گل افشانی ملاحظہ ہو (باقی آئندہ)

لمعات

خروجال کا قادیان تشریف لیجانا

قادیانیوں کو مبارک ہو

اس عنوان کے ماتحت ہم آیندہ اشاعت میں ایک نہایت ولولہ انگیز مضمون حوالۂ قلم کرنے والے ہیں۔ ناظرین منتظر رہیں +

شہرت طلبی

ہمیں یہ سنکر نہایت ہی رنج اور ساتھ ہی بے حد تعجب ہوا کہ لاہور کے بعض مسیحی ایسے ہیں جو در پردہ لوگوں کے پاس جا جا کر یہ کہتے رہتے ہیں کہ فلاں فلاں مسیحی رسالہ یا اخبار کے درحقیقت ایڈیٹر ہم ہی ہیں۔ فلاں فلاں شخص تو برائے نام ایڈیٹر ہیں۔ ہم کو اس قسم کے کذاب اور مسیحیت کے بدنام کنندوں سے دلی نفرت ہے اور امید کرتے ہیں کہ آیندہ وہ اس قسم کی شہرت طلبی سے پرہیز کرینگے +

نور افشاں کے متعلق ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ خدا کے فضل سے نور افشاں کا دامن اس قسم کے تمام عیوب سے پاک صاف ہے۔ خود ہماری طبیعت صحافت کے معاملہ میں اس طرح غیور واقع ہوئی ہے کہ ایرے غیرے کی مدد تو درکنار ایسوں کے ایک جملہ بلکہ ایک لفظ کے استعمال کو بھی ہم اپنے لئے موت کی مساوی سمجھتے ہیں +

ریویو

خواجہ غلام احمد صاحب مصنف موازنہ انجیل و قرآن کے نام نامی سے ہر ایک مسیحی واقف ہے۔ آپ ان مسیحی نوجوانوں میں سے ہیں جن کے سینہ میں دل اور دل میں مسیحی مذہب کی غیرت اور حمیت اور درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جب سے آپ مسیحی ہوئے ہیں۔ تب سے آپ کوئی نہ کوئی مفید کتاب یا رسالہ لکھتے رہتے ہیں چنانچہ حال ہی میں آپ کی ایک تازہ تصنیف بنام مسیح کی شان از روئے قرآن بغرض ریویو ہمارے پاس پہنچی ہے۔ کتاب کا مضمون نام سے ظاہر ہے اور نہایت خوبصورت چھپی ہے۔ قیمت صرف ۳ رہے۔ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے مسکتی ہے۔

ہم میلاد نمبر میں اس کا کچھ حصہ ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں چونکہ اب یہ رسالہ کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ کو آیندہ بند کرتے ہیں۔

خاص مضامین

کتب عہد جدید کی صحت پر ایک محققانہ نظر

(۴)

عہد جدید کی کتب کے نسخوں میں غلطیاں کس طرح واقع ہوگئیں

سب سے زیادہ تعداد ان غلطیوں کی سہو کاتب کے سبب سے ہے۔ خواہ کاتب کتنا ہی محتاط کیوں نہ ہو وہ آخر انسان ہے اور اس سے غلطیاں وقوع پذیر ہو جاتی ہیں۔ ہجا کی غلطیاں اور دیگر نہایت خفیف غلطیاں اسی قسم کی ہیں۔ یہ غلطیاں ایسی ہیں جو پڑھنے والے پر فوراً ظاہر ہو جاتی ہیں اور ان کے معلوم کرنے میں کسی کو بھی کسی قسم کی وقت پیش نہیں آتی۔ اس قسم کی غلطیاں ہمارے ملاحظہ میں روزانہ آتی ہیں اور ہر اخبار اور کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ اور ہر اخبار بین پڑھتے وقت۔ ان غلطیوں کو خود بخود درست کر لیتا ہے۔

بعض اوقات کاتب ٹھیک اور درست لفظ کی جگہ ایسا لفظ لکھ دیتا ہے۔ جو آواز میں یا دیکھنے میں اس صحیح اور درست لفظ سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن عبارت کا مطلب اور اس کا سیاق و سباق فوراً بتا دیتا ہے کہ یہ لفظ غلط ہے اور اس کی بجائے فلاں لفظ جو صحیح ہے ہونا چاہئے۔

بعض اوقات کاتب عبارت لکھتے لکھتے کوئی لفظ چھوڑ جاتا ہے۔ لیکن ایسا لفظ دیگر نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ملجاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاتب ایک لفظ کو لکھتا ہے اور پھر وہی لفظ ایک آدھ سطر آگے ہوتا ہے جس پر اس کی آنکھ ٹھہر جاتی ہے اور وہ اس کے آگے لکھنے لگ جاتا ہے۔ اور سوچتا ہے کہ اس سے پہلے کے تمام الفاظ اس نے لکھ لئے ہیں اور یوں وہ اس ایک آدھ سطر کو نظر انداز کر دیتا ہے اور نہیں لکھتا ہے۔ لیکن یہ ایک آدھ سطریں بھی چھوڑی جاتی ہیں۔ دوسرے نسخوں کے ساتھ مقابلہ کرنے سے ملجاتی ہیں۔ اسکی مثال یوں ہے کہ ایک مسافر سفر کرتے کرتے راہ میں اپنے مال کا تھوڑا سا حصہ بھول کر چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کے ہمراہی مسافر اس کے مال کو اپنے ساتھ لے آتے ہیں۔ اسی طرح نقل کرتے کرتے کاتب کسی نسخے کے کسی لفظ کو بھول کر چھوڑ دیتے ہیں لیکن باقی نسخے اس لفظ کو ظاہر کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات کسی نسخہ کے حاشیہ میں کسی آیت کے مقابل چند الفاظ بطور تشریح لکھے ہوتے ہیں اور کاتب اس نسخہ کو نقل کرتے وقت یہ خیال کہ وہ تشریحی الفاظ متن کا حصہ تھے۔ جو پہلے کاتب سے نسخہ لکھتے وقت رہ گئے تھے۔ اور حاشیہ میں درج کئے گئے تھے۔ ان الفاظ کو نسخہ نقل کرتے وقت متن میں جگہ دے دیتا ہے لیکن اس قسم کی غلطی انجیل جلیل کے کاتبوں سے نہایت کم سرزد ہوئی ہے۔ اور دیگر نسخوں سے مقابلہ کرنے سے یہ نقص رفع ہو جاتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کاتب ایک لفظ کو لکھتا ہے۔ اور اس کے بعد کی سطر کو لکھکر پھر اسکی آنکھ اس لفظ پر پڑ جاتی ہے اور وہ پھر اسی سطر کو دوبارہ نقل کر لیتا ہے۔ مثلاً عبرانیوں کے خط کے اردو ترجمہ میں کاتب نے ایسا کیا ہے۔ اس طرح کی غلطی سطحی ہوتی ہے اور نمونہ

معلوم ہو جاتی ہے۔

(۵) بعض اوقات کاتب لکھتے وقت فقرے کے الفاظ کی ترتیب یا الفاظ کے حروف کی ترتیب کو تبدیل کر دیتا ہے (۶) ایسی غلطیاں بھی مختلف نسخوں کے مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ یوں ایک ایک فقرے کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک لفظ کے مختلف حروف کی صحیح ترتیب معلوم کرنے کے لئے نہایت صبر اور استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک نقاد نے کیا خوب کہا ہے کہ سونے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی سونا ہوتا ہے۔ صحیح عبارت کا ایک ایک حرف ان نقادوں کی نظر میں سونے سے زیادہ گرانقدر ہوتا ہے

کتاب ہستی

(۲)

کتاب ہستی کی ابجد

ذہن انسانی سے خارج میں کتاب قدرت کے ورق پھیلے نظر آ سکتے ہیں۔ آسمان کے پول اور خلا میں اجرام فلکی ریت کے ذروں کی طرح بہتات و کثرت سے چمکتے و دمکتے دکھائی دیتے رہتے ہیں۔ زمین اپنی معموری سمیت ذہن سے خارج میں موجود ہے۔ جو کچھ ذہن انسانی کے خارج میں محسوس و موجود ہے وہ ذہن میں سما نہیں سکتا اسکی حد حدود کا کچھ پتہ نہیں ملسکتا۔ اسے کیونکر پڑھا جائے؟ اسے کیسے سمجھا جائے؟ اسکی نہ کوئی ابجد ہے نہ کوئی زبان ہے۔ نہ کوئی لغت ہے۔ نہ اس کا شروع ہے۔ اور نہ اسکی انتہا ہے۔ کتاب ہستی تو ایک بحر بے کنار ہے۔ اس کا نہ وار ہے نہ پار ہے۔ اسے کون پڑھائے اور سکھائے۔ اسے کون سمجھائے اور اسکے معانی بتلائے؟ اس کتاب کا ہر ایک صفحہ ایک سما ہے۔ اسکی ہر ایک سطر اور اس کا ہر ایک نقطہ ایک سربستہ راز ہے۔ اس کا ہر ایک نکتہ ایک معمہ ہے جو ذہن انسانی کے خارج میں کھلی حقیقت ہے۔ مگر افسوس کہ ہر ایک بشر اسے جانتا نہیں۔ ہر ایک انسان اسے سمجھتا نہیں۔ اسکی ابجد ہی نرالی ہے۔ اور اس کے الفاظ کی ترتیب بھی عجیب و غریب نرالی ہے

مگر کتاب اللہ ہر ایک کی آنکھوں میں کھلی ہے مگر وہ ہزار ہا ہزار مہروں سے بند ہے۔ اسکی کوئی حقیقت ایسی نہیں جو کھل اور بے پردہ ہو جانے کے سوا تالوں میں بند نہ ہو۔ ہمیں اس کتاب ہستی کو پڑھنا ہے اور اسی کی زبان کی ابجد تلاش کرنا ہے تاکہ ہم اس کے متن کو پڑھکر سمجھ سکیں۔ اور اسکی حقیقتوں اور صداقتوں سے آگاہ ہو سکیں اس کے مصنف کی بابت تسلی پا سکیں اور اُسکی مناسب تعظیم بجا لا سکیں۔

کتاب ہستی کی ابجد اور اس کے حروف تہجی انسانی زبانوں کے حروف نہیں ہیں بلکہ زندہ مخلوقات کی اقسام اور ان کے افراد ہیں۔ موجوداتِ عالم کی حقیقتیں ہیں یہ کتاب انہی حروف کے جوڑ توڑ سے لکھی ہوئی ہے۔ جسکی گرامر اور جسکی قواعد اس کے مصنف کو ہی معلوم ہے۔ اور جو زبان ان حرفوں کی ہے وہ بھی اس کے مصنف کی ہی زبان ہے۔ ہم کو یہ حروف تہجی سیکھنے ہیں اور ان الفاظ کو پڑھکر سمجھنا ہے جو حروف مذکور کے جوڑ توڑ سے بنے ہیں۔ مگر کوئی انسان ایسا نہیں جو بغیر اُستاد و معلم کے کتاب ہستی کی ابجد کو بھی سیکھ سکے۔ ہر ایک انسان کو کتاب ہستی کا اُستاد و معلم درکار ہے۔

خدا کی دو کتابیں

اب تک ہم نے اختصاراً کتاب ہستی کا ذکر کیا۔ اور بتلایا کہ کتاب ہستی خدا کی کتاب ہے۔ جو اسی کی تصنیف کردہ ہے۔ اس میں انسان کا یا کسی دوسرے مخلوق کا کبھی دخل نہیں ہوا اور نہ آگے کو کبھی ہوگا گو وہ نہایت ادق اور مشکل کتاب ہے۔ مگر اس کا طرز تحریر بالکل نرالا ہے مگر اسکی ابجد بھی انوکھی ہے۔ مگر اسکی زبان بھی انسانی زبانوں سے بالکلیہ مختلف ہے۔ گو وہ اپنے معانی و مطالب میں کھلا راز ہے تو بھی اس کا پڑھنا اور سمجھنا ہر ایک بشر کے فرض کا حصہ ہے۔ جب تک انسان کتاب قدرت کو پڑھنا اور سمجھنا نہیں جانتا تب تک وہ اپنے ذہن و دماغ کی قوا ہی سے واقف نہیں ہو سکتا نہ وہ خدا کے کاموں کی عظمت اور اس کے جلال کی رنگا رنگی سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ ایسے انسان کا انسانوں میں شمار ہونا اس تہذیب انسانیت پر ایک سیاہ داغ ہے۔ بائبل میں ایسے ہی انسانوں پر بار بار ملامت آئی ہے کہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے وغیرہ

مگر کتاب ہستی کے سوا خدا نے بنی نوع انسان کو ایک اور کتاب عطا فرمائی ہے۔ جو انسانوں سے لکھی گئی اور انسانی زبان میں لکھی گئی ہے۔ اسے الہامی کتاب کہا گیا ہے۔ اسکا نام بائبل مشہور و معروف ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ بنی نوع انسان نے جو سلوک آج تک کتاب قدرت کے ساتھ کیا ہے اس سے بدتر بدسلوکی بائبل مقدس کے ساتھ روا رکھی ہے۔ تو بھی ہم ایک بات وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ بائبل مقدس اور کتاب قدرت میں عجیب وغریب موافقت پائی جاتی ہے۔ بائبل مقدس ہی کتاب نیچر کا درست مطلب ظاہر و بیان کرتی ہے۔ بائبل کے بغیر کتاب قدرت سمجھی نہیں جا سکتی اور نہ کتاب قدرت کے بغیر بائبل ہی سمجھ میں آسکتی ہے۔ گویا بائبل اور کتاب نیچر میں لازم و ملزوم کا رشتہ ہے۔ جسکی تفصیل آنے والے بیان میں ہوگی۔ اگر ہم کو کتاب قدرت کو پڑھنا سیکھنا ہے۔ تو پہلے بائبل مقدس کو پڑھئے اسے سمجھکر پڑھئے بائبل کا سب سے بڑا مضمون کتاب قدرت ہی ہو۔ وہ یقیناً تم پر آسمان و زمین کے پوشیدہ رازوں کو ظاہر کر دیگی۔ بائبل کے سوا کوئی دوسری کتاب نہیں ہے جو تمام عالم میں آپ کا رہنما ہو سکے۔

بائبل ہی کتاب ہستی کی چابی ہے

کتاب قدرت ایک کھلا راز ہے۔ وہ اپنے حقائق سمیت ایک بے پردہ بھید ہے جو قفلہائے پیچیدہ سے بند ہے۔ جب تک کتاب نیچر کا مصنف ہی انسان کو ان تالوں کے کھولنے کی چابی نہ دیتا تب تک انسان کے لئے کیسے ممکن تھا کہ وہ کتاب فطرت کی تلاوت کرتا؟ انسانی عقل و فکر کی خفتہ قوتوں میں جب تک بیداری کا عمل جاری نہ ہوتا تب تک کسی طرح سے انسان کتاب قدرت کی طرف رجوع ہی نہ ہو سکتا تھا۔ وہ تو قدرتی طاقتوں کو اپنا معبود و مسجود بنا کر ان کی بابت زیادہ



سوچ فکر کرنے کو تحریک عظیم کو بیٹھا تھا۔ جب تک خدا نے انسان کو بائبل نہ دی تھی تب تک انسان اس حالت میں مبتلا تھا۔

مراسلات

شمالی ہند کی سنڈ کی کلیساؤں میں مختاری کی کانفرنسیں

بیانات ڈاکٹر ڈیوڈ مکاہنی اور پادری آر۔ بی لو۔ صاحبان

بمبئی کے گرد و نواح میں چند کانفرنسیں منعقد کرنے کے بعد ڈاکٹر مکاہنی صاحب شمالی ہند کی سنڈ میں تشریف لائے۔ اُن کے بیان سے معلوم ہوا کہ ما قبل کی کانفرنسوں میں لوگوں نے بڑی دلچسپی اور کمال اشتیاق کے ساتھ حصہ لیا ہے۔ اور بعد میں جب اُنہوں نے اپنی تقریروں میں راہوری اور ایبٹ آباد کے کام کا ذکر کیا تو سننے والوں کو ڈاکٹر صاحب کی بات کا کامل یقین ہو گیا۔

ڈاکٹر مکاہنی صاحب کی ایک تقریر جو بالعموم افتتاحی تقریر ہوا کرتی تھی وہ اشیاء کی مختاری کے مضمون سے تعلق رکھتی تھی۔ جس میں وہ ثابت کرتے تھے کہ وہ تمام چیزوں کا خالق اور مالک ہے اور ہر شخص اُس کے مختار ہیں۔ اُن کی دوسری تقریروں کا مضمون تین حصہ دار یعنے خدا۔ ہر ایک فرد بشر خود اور دیگر بنی نوع انسان ہوا کرتا تھا۔ تیسری تقریر کا مضمون آمدنی کے تین حصے یعنے دینا۔ جمع کرنا اور خرچ کرنا ہوتا تھا۔ آخری تقریر مضمون میری کلیسیا پر ہوا کرتی تھی۔ ڈاکٹر مکاہنی صاحب عام طور پر دن میں دو تقریریں کیا کرتے تھے۔ اور مسٹر لو صاحب ان دونوں تقریروں کے درمیان میں کسی وقت روپے کے متعلق پولوس یا مسیح کی تعلیم پر درس دیتے تھے۔ ہماری پہلی کانفرنس میں جو الہ آباد میں منعقد ہوئی سوال و جواب کے وقت میں مفید اور عملی سوالوں کے پوچھنے کے ذریعہ اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان سوالات کے ذریعہ ڈاکٹر صاحب موصوف کو موقع مل گیا کہ وہ کلیسیاؤں کو اُن کے روزمرہ کے عملی سوالات اور مشکلات کے متعلق صلاح و مشورہ دے سکیں۔

کانپور میں معلوم ہوا کہ بعض پاسبان اپنی اپنی کلیسیاؤں میں پہلے ہی سے مختاری کے مضمون پر درس دیتے رہے ہیں اور یوں اپنے آپ کو اور اپنے لیڈروں کو ان کانفرنسوں کے لئے تیار کیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک کلیسیا کی سیشن نے ڈاکٹر مکاہنی صاحب سے درخواست کی کہ ان کے ساتھ ان کے کلیسیائی امور کے متعلق بات چیت کریں۔ ان کانفرنسوں کے خاتمہ پر ذیل کا ”مختاری کا عہد“ تیار کیا گیا اور استعمال کیا گیا۔

مختاری کا عہد

اس بات کو مانتے ہوئے کہ خدا ساری چیزوں کا مالک ہے۔ اور اس بات کو یاد رکھتے ہوئے کہ میں اُس کا مختار ہوں یعنے اس سب کا جو میں ہوں اور جو میں رکھتا ہوں میں عہد باندھتا ہوں کہ خدا کی کلیسیا کی مدد میں اور اسکی بادشاہت ساری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی خدمت اور آمدنی کا کوئی ایک خاص اور مناسب حصہ مخصوص کرتا ہوں .. .. فیصدی

دستخط .. ..

پتہ .. ..

تاریخ .. ..

نوٹ۔ بہت سے مسیحی چندہ دینا دہکی سے شروع کرتے ہیں۔ اور جوں جوں خدا اُنہیں برکت دیتا ہے توں توں وہ اپنا چندہ بڑھاتے جاتے ہیں۔ اور [illegible]

فتح گڑھ میں بھی دوسری جگہوں کی طرح مشن کے دیہاتی مناد۔ دیہاتی اور شہری لیڈر۔ اور پاسبان جمع ہوئے اور معلوم ہوتا تھا کہ ان نمائندوں نے اپنی اپنی کلیسیاؤں میں مختاری کے مضمون کا کم و بیش مطالعہ کیا ہے۔ سوالات جو پوچھے گئے عملی اور مفید سوالات تھے بحث سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ دیہاتی کلیسیاؤں اور جماعتوں کے ہادی اپنی اپنی مشکلات کو حل کرنے میں پوری کوشش کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)　　(طالب الدین)

ایک ہوتے ہوئے تین اور پھر بھی ایک

مسئلہ تثلیث

(ایک سکھ گریجوایٹ کے نکتہ نگاہ سے)

قطع نظر اُن حضرات کی قطع دیدن کے جو دیدہ و دانستہ حق و صداقت کو نظر انداز کر کے دوسرے مذاہب پر جا و بیجا نکتہ چینی پر کمربستہ رہتے ہیں۔ اور اپنی اس عادت یا فطرت سے مجبور ہو کر خواہ مخواہ دوسروں کو برا بھلا کہنے یا اُن کے عقائد پر آوازے کسنے کو ہی بزعم خود اپنے مذہب یا بھائی بندوں کی خدمت گذاری اور اپنے فرائض کی انجام دہی تصور کرتے ہیں۔ دنیا میں بہت سے بندگان خدا ایسے بھی ہیں جو صدق دل سے تلاش حق کے لئے مذہبی کتب کا مطالعہ اور مذہبی فلسفہ کی چھان بین کر کے اپنے آپ کو اور دوسروں کو مستفید کرتے ہیں۔ آخر الذکر احباب کو بعض اوقات اس قسم کی مشکلات اور پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جن کے حل میں اُن کی اپنی واقفیت اور عقل و دانش مدد کرنے سے قاصر رہتی ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں راقم الحروف کا روئے سخن اُن ہی نیک نیت بزرگوں کی طرف ہوگا کیونکہ متلاشی حق ہونے کی حیثیت میں میرا اول الذکر اصحاب غرض سے کوئی سروکار نہیں۔

ہمارے بہت سے دوستوں کو جنہیں حضرت یسوع مسیح کی تعلیم سے کچھ دلچسپی ہے اور وہ مسیحی مذہب کا مطالعہ محض نجات کی تلاش کی غرض سے کرتے ہیں اس اُلجھن کو سلجھانے میں بڑی دقت محسوس ہوئی ہوگی کہ توحید اور اتحاد کے دعویدار عیسائیوں میں مسئلہ تثلیث کیا معنے رکھتا ہے۔ جس مذہب کی تعلیم ایک معبود حقیقی کے سوائے کسی دوسری چیز، شخص یا ہستی کی پرستش

گویا علیٰ ٹھہراتی ہے۔ خدا، خدا کا بیٹا اور روح القدس تینوں کے ہونے کا اعلان کرتے ہوئے بھی وہ مذہب واحد پرست کیونکر کہلا سکتا ہے۔

مجھے بھی اس مسئلہ کی پیچیدگی نے بہت دیر تک حیران کئے رکھا۔ اور باوجود کئی عیسائی بھائیوں سے اس کو سمجھنے کی کوشش کے میرے دل کی قرار واقعی تسلی نہ ہو سکی۔ لیکن چند دن ہوئے کہ ایک امریکن بزرگ کی عنایت اور مہربانی سے میرے اعتراض اور شکوک رفع ہو گئے۔ اور اس لئے میں اپنے ان بھائیوں کی واقفیت اور بھلائی کے لئے امر کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ جو میری طرح سے اس امر کے حل کی تلاش میں ہیں۔

مسئلہ تثلیث ایک نہایت ہی دقیق اور گہرا مسئلہ ہے اور خاص طور پر میرے جیسے نوآموز شخص کے لئے اس پر قلم اٹھانا ایک بڑی بھاری جرأت ہے۔ لیکن میں اپنی بساط کے مطابق اس کے متعلق وہ خیالات پیش کرنے کی کوشش کرونگا جو زبان قلم سے ادا ہو سکینگے۔ کیونکہ گونگے کی مٹھائی کی طرح کئی باتیں ہمارے دل اور دماغ میں ایسی بھی ہوتی ہیں جنکو ہم نہایت تسلی بخش طور پر سمجھتے محسوس کرتے اور مانتے ہیں۔ لیکن ان کا اظہار تسلی بخش الفاظ میں نہیں کر سکتے۔ اس بات میں بہت حد تک صداقت ہے کہ مذہبی مسائل میں کئی ایک باتیں ایسی ہیں جنکو ہماری عقل نارسا سمجھنے سے قاصر ہوتی ہے اور ہم کو ان پر یقین اور اعتقاد کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم ضعیف الاعتقادی سے اس پر یقین کرتے ہیں اور اسکی صداقت میں کوئی شک و شبہ ہے بلکہ دراصل ہماری عقل اور سمجھ کی نارسائی کی وجہ سے ہے۔ روحانیت کی باتوں کا تعلق اس پاک پروردگار سے ہے جو لامحدود ہے۔ اور انسان جو ایک محدود ہستی ہے اسکی عقل بھی آخر محدود ہونے کی وجہ سے وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی جس حد تک میں کسی کی سمجھ نے کام دیا اس حد تک پہنچ کر رہ گیا۔ (اور یہ ہی اسکی عظمت اور بزرگی کا ثبوت ہے) اور خود بزرگان دین اور پیران ملت کی ہدایت

وتدریں کی کیا ضرورت تھی۔

خدائے پاک۔ خدا کا بیٹا اور روح القدس علیحدہ علیحدہ نہیں بلکہ خدا ایک منبع ہے اور باقی یہ اس منبع کا طریقہ یا ذریعہ اظہار ہیں۔ یا یوں کہو کہ وہ ایک سرچشمہ ہے اور یہ اسکی دھارا۔ جس طرح ایک لیمپ ہے۔ لیمپ سے روشنی پھیلتی ہے اور تیل ہے جو روشنی پیدا کرتا ہے۔ لیکن یہ سب فعل لیمپ کے ہیں۔

حضرت یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے وقت اس رشتہ کو مد نظر نہیں رکھا جاتا جو دنیا میں عورت اور مرد کے دنیوی تعلقات کا نتیجہ ہے۔ بلکہ جس طرح ابن الوقت کے لفظی معنی تو وقت کا بیٹا ہیں۔ لیکن سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس سے مراد ایسے شخص یا ایسی ہستی سے ہے جو اپنے آپ کو ایسے سانچے میں ڈھال لیتا ہو جو وقت اور موقع کے مطابق ہو۔ اسی طرح سے فرزند خرد یعنی عقل کا بیٹا عقلمند کے لئے کہا جاتا ہے۔ گویا ان اوصاف سے موصوف ہستی کو بیٹے کا نام دیا گیا ہے۔ خدائے تعالےٰ نے حضرت یسوع مسیح کو ہم دنیا داروں کو جو کہ شیطان کے چنگل میں پھنسکر گناہوں کی غلامی کر رہے ہیں۔ راہ راست پر لانے اور ہمیں بشارت نجات دینے کے لئے بھیجا۔ اور اس میں ان تمام اوصاف کا اظہار کیا جو خود خدا میں ہیں اس لئے وہ خدا کا بیٹا کہلایا۔

یسوع مسیح کی پیدائش ایک ایسے طریقے پر ہوئی جو عام دنیا داروں کی فہم و فراست سے بالاتر تھی لیکن خدا کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ تھا۔ جسکا اظہار حضرت آدم کی پیدائش سے بھی ہو چکا تھا۔ اور جسکے متعلق مستند کتب میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ پیغام حق سنانے اور گمراہ لوگوں کو گناہوں کی جلتی ہوئی آگ سے بچانے کے لئے حضرت نے دنیا والوں کو مخاطب کر کے کہا۔ آؤ میں تمہیں نجات دوں۔ شیطانی گناہوں کی بدولت تم باپ سے بچھڑ کر دوزخ کی طرف جا رہے ہو۔ تمہیں اپنے باپ سے ملا دوں۔ آؤ میں اسکا پیارا بیٹا ہوں۔ خدا جو منصف اور انصاف کرنے والا ہے

تمہارے گناہوں کا کفارہ اپنے خون سے دیکر اسکی آغوش رحمت میں پہنچا دوں۔ تم میری بات سنو۔ میں جو کہتا ہوں اسکو مانو اور ایمان لاؤ تمہاری نجات اسی میں ہے۔ کیونکہ میرے باپ نے مجھے اس ہی غرض سے تمہارے درمیان بھیجا ہے۔

حضرت یسوع مسیح پر ایمان لاکر اس بات کا یقین کرنے کے لئے کہ سچ مچ خدائے برتر نے اپنے بیٹے کو ہم دنیا داروں کی نجات کے لئے بھیجا ہے۔ جس شے سہارے کی ضرورت تھی وہ روح القدس ہے۔ جنہوں نے یسوع مسیح کی زندگی میں اس کے اس پیغام کو گوش یقین سے نہ سنا۔ ان کے دل میں اعتقاد اور اپنے پیغام کی صداقت کے لئے اس نے صلیب پر اپنی قربانی دینے کے تین دن بعد پھر زندہ شکل و صورت میں ظاہر ہو کر چالیس دن گذارے۔ جس سے وہ لوگ اس پر یقین لائے۔ اور نجات ابدی کے حقدار ہوئے۔ یہ ایمان لانے اور یقین کرنے کی سوح روح القدس ہے۔

جو میری سمجھ میں آیا اسکو تعلیمی جامہ پہنانے کی میں نے کوشش کی۔ اگر اس سے کسی بھائی کو کچھ فائدہ پہنچے تو میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھونگا۔ خدا ہم سب کو برکت اور توفیق دے کہ ہم اسکو۔ اپنے آپ کو اور اپنے فرائض کو سمجھیں۔ خدا حافظ۔

پھر ملینگے اگر خدا لایا

مختاری

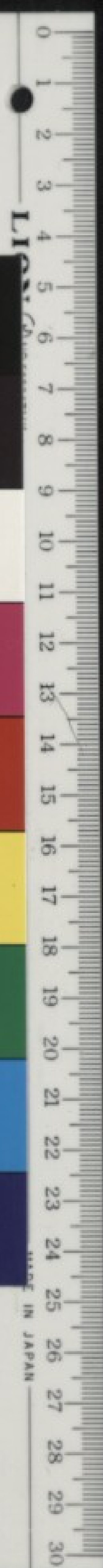
(۱)

آدمی ہم کو مسیح کا خادم اور خدا کے بھیدوں کا مختار سمجھے

اکرنتھی ۴:۱

نئے عہدنامے میں خداوند کے لوگوں کو بہت سے لقب دئے گئے ہیں۔ مثلاً نمک۔ نور۔ نوکر۔ دوست گواہ۔ بیٹے۔ خدا کے وارث۔ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ میراث میں شریک۔ ایلچی اور یسوع مسیح کے سپاہی وغیرہ لیکن ان میں سب سے ضروری لقب





مختار" ہے۔ جیسے اور لقبوں کی ذمہ داریاں ہیں ویسے ہی اس لقب مختار کی بھی ذمہ داریاں ہیں جو ہم کو ادا کرنی ضروری ہیں۔ عام طور پر مسیحیوں میں اس لقب کی عظمت اور ذمہ داریوں پر بہت خیال کیا جاتا ہے اور اکثر اوقات تو ہم بالکل بھول جاتے ہیں کہ ہم مختار ہیں اور مختار ہونے کی حالت میں ہیں۔ اسکو جیسے کہ ہم مختار ہیں حساب دینا پڑیگا کہ ہم نے اپنے مختار ہونے کے عہدے کے فرائض اور ذمہ داریوں کو کس طرح پورا کیا ہے۔

اوّل۔ مناسب ہے کہ ہم اپنے اس لقب یا عہدے کے اصل مطلب اور معنوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ بہت ہی بہتر ہوگا اگر ہم اس کا مقابلہ ایک اور لفظ سے کریں جو رومی ۱۶: ۲۳ میں پایا جاتا ہے۔ یعنے "ارستس شہر کا خزانچی تم کو سلام کہتا ہے"۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ خزانچی کیا گیا ہے۔ اصل زبان یونانی میں وہی لفظ ہے جسکا ترجمہ ۱ قرنتی ۴: ۱ میں مختار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انجیل میں کئی اور جگہوں میں بھی یہی ترجمہ ہوا ہے۔ اس سے ہم کو اس عہدے کی خاصیتوں اور ذمہ داریوں کی نسبت بہت کچھ معلوم ہو سکتا ہے ہم جانتے ہیں کہ خزانچی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو کسی اور شخص یا شخصوں کی طرف سے چند مقبوضات اپنے تصرف میں رکھتا ہے۔ اور وہ یہ بھی سمجھتا اور یاد رکھتا ہے کہ میں ان چیزوں کا مالک نہیں ہوں اور ان سب چیزوں کو جو میرے قبضے میں ہیں مجھے اسی شخص یا شخصوں کی مرضی اور ہدایت کے مطابق استعمال کرنی ہیں۔ اور جس وقت یہ مجھ سے واپس مانگی جاویں بلا کسی قسم کے حیل و حجت کے واپس کر دینی ہیں۔ اس صورت میں ہم سب مختار ہیں اور جو کچھ خدا کی طرف سے ہم کو ملا ہوا ہے یا ملتا رہتا ہے خواہ وہ روحانی چیزیں ہوں یا جسمانی ۲ در حقیقت وہ سب کی سب ہمیں خدا کی مرضی اور ہدایت کے مطابق استعمال کرنی ہیں اور جس وقت وہ ہم سے واپس مانگے بلا کسی قسم کے عذر کے واپس کر دینی ہیں۔

ہماری نسبت کہا گیا ہے کہ ہم خدا کے بھیدوں کے مختار ہیں"۔ ۱ قرنتی ۴: ۱ کلام کے بموجب بھیدوں سے وہ صداقتیں مراد ہیں۔ جو بہت عرصے سے خدا میں چھپی ہوئی تھیں۔ اور خدا نے اب ان کو اپنے لوگوں پر ظاہر کیا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کلام کے کئی مقاموں میں بھیدوں کا انہی معنوں میں بیان ہوا ہے۔ مگر ہم بخوف طوالت یہاں ان کا مفصل ذکر نہیں کر سکتے لیکن اس سلسلے میں چند مقاموں کو پیش کرتے ہیں۔ مثلاً دیکھو افسی ۳: ۴: ۶ +

"جسے پڑھ کر تم معلوم کر سکتے ہو کہ میں مسیح کا وہ بھید کس طرح سمجھتا ہوں۔ جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اس طرح معلوم نہ ہوا تھا جس طرح اب مقدس رسولوں اور نبیوں پر روح میں اب ظاہر ہو گیا ہے۔ یعنے یہ کہ مسیح یسوع میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدے میں داخل ہیں"۔

اس کلام کا مقصد اور مطلب یہ ہے کہ یہودی اور غیر اقوام کلیسیا ایک ہی جگہ پاویں اور ایک دوسرے کے برابر سمجھی جاویں۔ پھر کلسی ۱: ۲۵-۲۹۔ جس کا میں خدا کے اس انتظام کے بموجب خادم بنا جو تمہارے واسطے میرے سپرد ہوا۔ تاکہ میں خدا کے کلام کی پوری منادی کروں۔ یعنے اس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا۔ لیکن اب اسکے ان مقدسوں پر ظاہر ہوا جن پر خدا نے ظاہر کرنا چاہا کہ غیر قوموں میں اس بھید کے جلال کی دولت کیسی کچھ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسیح جو جلال کی امید ہے تم میں رہتا ہے۔ جسکی منادی کر کے ہم ہر ایک شخص کو نصیحت کرتے اور ہر ایک کو کمال دانائی سے تعلیم دیتے ہیں۔ تاکہ ہم ہر شخص کو مسیح میں کامل کر کے پیش کریں۔ اور اسی لئے میں اسکی اس قوت کے موافق جانفشانی سے محنت کرتا ہوں۔ جو مجھ میں زور سے اثر کرتا ہے"۔

ان آئیتوں میں پولس رسول خدا کا مختار ہو کر گویا یہ کہتا ہے کہ میری دلی آرزو اور خوشی یہ ہے کہ میں اس بھید کی جو تمام زمانوں اور پشتوں سے پوشیدہ رہا۔ لیکن اب اس کے ان مقدسوں پر ظاہر ہوا جن پر اس نے ظاہر کرنا چاہا اور جن میں سے میں ایک ہوں پوری پوری منادی کروں کہ مسیح جو جلال کی امید ہے تم میں رہتا ہے"۔

دوم۔ ایک اور بھید کا بیان بھی کلام میں پایا جاتا ہے دیکھو رومی ۱۱: ۲۵-۲۶ (باقی آئندہ)

پریم داس

مسیحی خبریں

الگزینڈرا اسکول امرتسر کی جوبلی

۱۱-۱۳ دسمبر ۱۹۲۸ء

پچاس سال ہوئے کہ جب اس سکول کی بنیاد ڈالی گئی تو اُس وقت میں موجود تھا۔ پھر جب اس کی عمارت تیار ہو گئی اور اس کا افتتاح ہوا تب بھی میں حاضر تھا۔ خدا کا شکر کہ میں نے اپنی آنکھوں یہ دونوں خوشی کے موقعے دیکھے۔ میرا خیال تھا کہ اُسوقت کا چشم دید گواہ میں ہی باقی ہوں۔ مگر نہیں اور بھی موجود ہیں۔ جو اس وقت جوبلی کے جلسہ میں حاضر تھے۔ وہ دونوں برگزیدہ بہنیں مس بوس صاحبان تھیں چنانچہ مس بوس صاحبہ نے جو آجکل ریٹائرڈ ڈاکٹر ہیں جوبلی میں گذشتہ زمانہ کی مختصر پُر لطف تقریر فرمائی جس سے حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔

اس خوشی کے موقعہ پر بہت سے احباب مدعو کئے گئے ۲۴ تو سی ایم ایس کے آرڈین پادری ہی تھے۔ جوبلی کی عبادت کے واسطے جب عبادت گاہ کو روانہ ہوئے تو بہر کردگی لارڈ بشپ صاحب پادریوں کا پروسیشن روانہ ہوا۔ وہ نظارہ نہایت ہی دلفریب تھا۔ سب پادری صاحبان اپنے گون پہنے ہوئے تھے۔ اس میں ایک عجیب نظارہ تھا کہ جسکو دیکھتے ہی میرے منہ

سے نکلا ۵

واعظ بھی آج آئے ہیں بزم شراب میں
ساقی ہزار شکر خدا کی جناب میں

ان ریجولسٹ پادری صاحبان کے درمیان ایک گرنڈ پرسبیٹیرین پادری نذیر غالب الدین بی۔اے بھی تھے۔ چونکہ اگرچہ اُن کے پاس پادریت کا گون نہ تھا۔ اگر ہوتا تو ضرور پہن لیتے۔ مگر بی۔اے کی ڈگری دگون پہنے ہوئے سب سے آگے پادری صاحبان کے ساتھ عبادت گاہ میں پہنچے۔ اور عبادت کے پلیٹ فارم پر حضور لشپ صاحب کے دہنے جگہ ملی۔ اور آپ نے انجیل مقدس میں سے درد بھرا پڑھا۔ یہ نہایت مبارک آثار ہیں۔ اور ہمارے لشپ صاحب کی کشادہ دلی کی دلیل ہے کہ وہ دوسری کلیساؤں کے ساتھ حقیقی اتحاد چاہتے ہیں۔ اور اس اتحاد کو عمل جامہ پہنا رہے ہیں۔ خدا لشپ صاحب کو عمر کی درازی بخشے کہ وہ اپنی زندگی میں پورا اتحاد دیکھیں۔ کسی دن پاک رفاقت میں اس کا ظہور ہو۔ یہ تو جملہ معترضہ درمیان میں آگیا۔ اب جلسوں کا حال سنیئے

خیر مقدم۔ جب ہم سکول کے احاطہ کے اندر بیرونی پھاٹک سے داخل ہونے لگے تو خوب جلی اور سنہری حروف میں لکھا دیکھا ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

یہ دیکھکر طبیعت خوش تو بہت ہوئی۔ کہ آج ہم بھی بادشاہوں میں شامل ہو کر فقیروں کی عزت کو چار چاند لگاتے ہیں۔ مگر تعجب یہ ہوا کہ بجائے ویلکم کے یہ فارسی کہاں سے آگئی۔ انگریزی سکول۔ انگریزی فیشن۔ انگریزی زبان۔ سب کچھ انگریزی۔ مگر جلسہ کی کارروائی میں بھی زبانوں کی کھچڑی معلوم ہوئی۔ انگریزی۔ اُردو۔ پنجابی سب کچھ ملا جُلا تھا۔ اور اچھا معلوم ہوتا تھا۔ ابھی تو ہم انگلستان میں ہیں جھٹ دلی میں۔ پھر ردہ اُٹھا پنجاب میں پنجابی ڈو بر گائے جاتے ہیں۔ دل بہت خوش ہوا۔ پہلی شام کو جبکہ سکول کی طرف سے مہمانوں کو ویلکم ایڈریس دیا گیا تھا ایک اُستانی نے انگریزی میں ایڈریس دیا۔ اسکے بعد سکول کے پرشین ٹیچر مولوی

کریم الدین منشی فاضل نے چند اشعار سنائے جو بہت پُر لطف تھے۔ مہمانوں نے خوب داد دی۔ ناظرین کی تفریح کی خاطر نذر کرتا ہوں۔

کیا سہانا وقت ہے اور کیا انوکھا ہے سماں
ہیں ہوئے تشریف فرما آج اپنے مہرباں
شکریہ اس مہربانی کا ادا ہو کس طرح
ناتواں میرا قلم کمزور ہے میری زباں
سردیوں میں آپ کا تشریف لانا خوب ہے
ہے سراسر گرمئے مہر و محبت کا نشاں (دھن خوب بانیاں کیں)
خیر مقدم بارک اللہ۔ مرحبا۔ خوش آمدید
ایک دل کم ہے ہو کیونکر شوق دل اپنا عیاں
جو دلوں میں آرزو میں آپ لیکر آئے ہیں
حسب منشا اُن کو بر لائے خداوند جہاں

۱۲-۱۳ تاریخ کو خوب جلسے ہوتے رہے۔ کھیل تماشے ہوئے۔ کل بیان کرنا تو مشکل ہے۔ مختصر یہ کہ سب کچھ اچھا تھا۔ سب کچھ اعلے پیمانہ پر تھا۔ منزد اور دنگہ کھانے کی بابت بہت اچھا تھا۔ لڑکیوں نے مہمانوں کی خوب خدمت کی۔ شاباش۔ لڑکیاں خوب خوش معلوم ہوتی تھیں۔ یا تو چھٹی کے سبب سے یا جلسہ کی رونق کے باعث چہرے اچھے بشاش تھے۔

پرنسپل مس گگس صاحبہ اعلے درجہ کی منتظم اور جفاکش ہیں۔ ۳ دن دوڑ دھوپ مہمان نوازی کھیل کود کے انتظام سب کچھ کرتی تھیں۔ اب تو مجھے سکول حال بہت کچھ معلوم نہیں۔ کیونکہ اب چونکہ میری عزیزوں میں سے کوئی لڑکی سکول میں نہیں۔ اس لئے بہت حالات معلوم نہیں۔

مس کوپر کا زمانہ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اُس زمانہ کی لڑکیاں جو اب مائیں ہونگی۔ وہ زمانہ نہیں بھول سکتیں۔ گھروں کی نسبت سکول اُن کو زیادہ پیارا تھا۔ مس کوپر صاحبہ ہماری بیٹیوں کو ماؤں سے زیادہ پیار کرتی تھیں۔ خوشامد کی بات نہیں۔ ممکن ہے کہ اب بھی ایسا حال ہو مگر مجھے تجربہ نہیں۔ میں دو تین لطیفے مس کوپر کے وقت کے آپ کو سناؤں۔ ان سے آپ اس خوش زمانہ کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

لطیفہ۔ ایک دن لڑکیاں چھوٹے درختوں پر چڑھ کر کھیل رہی تھیں میٹرن نے منع کیا۔ لڑکیوں نے نہیں مانا۔ وہ جا کر مس کوپر کو بلا لائی کہ لڑکیاں درختوں پر چڑھی ہیں اُترتی نہیں۔ مس کوپر آئی۔ لڑکیوں کو خوش دیکھکر ایسی خوش ہوئیں کہ میٹرن سے کہا کہ ایسی حالت میں کس کا دل کرتا ہے کہ لڑکیوں کو کھیلنے سے روکے کچھ نہیں کہا اور چلی گئیں۔

لطیفہ۔ سکول کے پاس پادری مکنزی صاحب کا بنگلہ تھا۔ وہاں انھوں نے خربوزے بوئے تھے۔ لڑکیوں نے جا کر خربوزے توڑے۔ میٹرن نے انکو پکڑ کر مس کوپر کے پیش کیا۔ اُن کو بہت رنج ہوا اور ان لڑکیوں کو پکڑ کر مکنزی صاحب کے پاس لے گئی کہ وہی سزا دیں۔ مکنزی صاحب کو بہت غصہ آیا۔ اور نہایت حیران ہو کر کہنے لگے کہ "میری محنت ہے بے کام"۔ مجرموں میں سے جھٹ ایک لڑکی بول اُٹھی "رونے سے دل بے آرام"۔ اصل میں یہ ایک گیت کا بند ہے۔ بس سب ہنس پڑے۔ معاف کر دیا۔

لطیفہ۔ ایک دن میٹرن نے شکایت کی کہ لڑکیاں کھانا نہیں کھاتیں۔ مس کوپر آئی۔ دریافت کیا کہ کیوں کھانا نہیں کھاتیں۔ لڑکیوں نے جواب دیا کہ مس کوپر کھانا ایسا خراب ہے کہ ہم نہیں کھا سکتیں۔ مس کوپر نے کھانا چکھا تو کہا کہ ایسا خراب کھانا کون کھا سکتا ہے۔ سب پھینک دو اُسی وقت پھنکوا دیا۔ لڑکیوں کو دودھ۔ ڈبل روٹی۔ بسکٹ کیک دیا۔

ایسے لطیفے اور بھی کئی ایک ہیں۔ مگر نمونہ کافی ہے۔ اب وہ زمانے کہاں ہیں۔

کھیل تماشے ہوئے۔ ڈرامے ہوئے۔ ایک سے ایک بڑھکر تھے۔ لیکن بدھ کے دن شام۔ کہ ۶ بجے جو لالٹین کی ڈرل ہوئی۔ وہ تو ایسا خوش منظر تھا کہ جی کرتا تھا کہ دیکھتے رہیں۔ میرے لئے تو اُس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ نیچے میدان میں ڈرل ہو رہی تھی۔ سب لوگ سکول کی چھت پر سے دیکھتے تھے۔ تین رنگ کے لڑکیوں کے ہاتھ فانوس تھے لڑکیاں تو نظر آتی نہ تھیں۔ فانوس ہی ادھر اُدھر دوڑتے





بیتے تماشے دکھاتے تھے۔ یہ کھیل بہت محنت سے تیار کی گئی معلوم ہوتی تھی۔ فانوسوں سے کیا کیا کھیل دکھایا گیا بیان کروں وہ تو دیکھنے کے ہی قابل تھے۔ آخر میں الگزنڈرا ہائی سکول فانوسوں سے نکلا دکھایا۔ مجھے تو کھیل تماشے پسند نہیں۔ مگر یہ ایسا اچھا تھا کہ جی کرتا تھا کہ دیکھتا ہی رہوں۔ چپ کی سوانی کا ڈرامہ ہوا۔ وہ میں نے نہیں دیکھا۔ کہتے ہیں حیرت انگیز اچھا تھا۔ طرح طرح کے کھیل تماشے تھے۔ کیا کیا بتاؤں مہمان بھی کثرت سے تھے۔ لیکن کسی قسم کی گڑبڑی یا شکایت نہ تھی۔ جوبلی سروس میں بشپ صاحب کا ایڈریس تھا۔ اسوقت سکول چیپل کے واسطے چندہ ہوا۔ جو معلوم ہوا کہ گیارہ سو روپیہ نقد حاصل ہوا۔

لاہور بک ڈپو کے جنرل مینجر صاحب مسٹر وارث نے چاندی کا ایک جوبلی کپ سکول کی نذر کیا ہے کہ مسٹر بیارام نے بھی کسی سالانہ امتحان میں اول نمبر کے واسطے پرائز مقرر کیا ہے۔ (مفصل پھر)

یکے از حاضرین جلسہ

انتقال پُرملال

آہ زبدۃ المتکلمین اکبر مسیح مرحوم کی اہلیہ محترمہ بھی چل بسیں

ناظرین نورافشاں کو نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ زبدۃ المتکلمین اکبر مسیح مرحوم کی اہلیہ محترمہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء رات کے دو بجے کچھ عرصہ کی علالت کے بعد رحلت فرمائے عالم بالا ہوئیں۔ اس سانحہ جانکاہ کا جسقدر رنج کریں تھوڑا ہے۔ اس کے بیان سے قلم عاجز ہے۔ کمترین کو آپ کے ساتھ وہی نسبت تھی جو ایک فرزند کو اپنی مہربان والدہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

اب زبدۃ المتکلمین کے پس ماندوں میں سے بجز ایک دختر نیک اختر کے جنکی نسبت مسٹر جان ایلکزنڈر کے ساتھ ہو چکی ہے۔ اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں اور کوئی باقی نہیں رہا۔ البتہ آپ کے ایک ماموں زاد بھائی مسٹر یعقوب مسیح بے انسپکٹر ریلیں مع اہل وعیال بقید حیات ہیں۔ خدا سے یہی دعا ہے کہ آپ کے متعلقین کو صبر جمیل عنایت فرما دے آمین۔ ایڈیٹر

جلسہ یادگاری

بزرگ پادری ڈاکٹر وسی۔ اے۔ آر جینویر صاحب کی یادگاری کا جلسہ ۱۰ حال کی تیسری تاریخ بوقت شام چھ بجے جمنا چرچ میں فراہم ہوا۔ پادری ڈاکٹر مینزی اور پادری جان ٹیل کرسی نشین ہوئے۔ کلام سے۔ حمد اور دعا سے جلسہ شروع ہوا۔ حسب موقع کے تین گیت جماعت نے گائے۔ اور ڈاکٹر مینزی نے ورد پڑھا۔ اسکے بعد پادری ڈاکٹر وکس پروفیسر بھٹی اور پادری سکھ لال اور پادری کینن بینرجی صاحبان نے ان کی زندگی کی پرنصیحت درس دیئے۔

ڈاکٹر جینویر علم وفن کے لئے تعلیم کے اعلے معلم تھے۔ بہت سال یوئنگ کرسچن کالج کے پرنسپل رہے۔ آپ کی یادگاری کا جلسہ اولڈ بوائز نے بھی کیا۔ آپ کے جنازے کے اٹھانے اور یادگاری کے جلسے میں ایک بڑی تعداد میں ہندو مسلمان اور انگریز صاحبان حاضر تھے۔ یادگاری کا جلسہ پادری جان ٹیل کے کلمات برکت سے برخاست ہوا۔

جان ٹیل۔ ایکٹنگ پاسٹر جمنا چرچ
الہ آباد سٹی

رسالہ اخوت

"اخوت اندیا سیٹی" کا ماہوار رسالہ "اخوت" کے ادارہ میں بہت سی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ چنانچہ اس ماہ سے یہ رسالہ مسٹر ایف نجم الدین صاحب اختر (سابق مدیر قاصد) کی زیر ادارت پنجاب کے صدر مقام لاہور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس رسالہ کی غرض یہ ہے کہ غیر مسیحیوں میں بالعموم اور اہل اسلام میں بالتخصیص دین مسیحی کی اشاعت کی جائے اور اس کے خلاف سنجیدہ اعتراضات کے متین اور محققانہ جواب دیئے جائیں۔ اگر کلیسیائے ہند موجودہ مادی کشمکش سے محفوظ اور حقیقی مسیحی حیات سے متمتع رہنے کی متمنی ہو تو ہر ایک مسیحی کو اس رسالہ کی خریداری اور اعانت دل کھولکر کرنی چاہئے۔ چندہ سالانہ مسیحیوں سے صرف ایک روپیہ پیشگی ہے اور غیر مسیحیوں سے عہ

آج ہی آپ زر چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے ایک سال کے لئے رسالہ جاری کرالیں۔ اور اس کے بعد ہمیں یقین واثق ہے کہ آپ ہمیشہ کے لئے اس کے خود بخود مستقل خریدار بنجائینگے۔ جملہ خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

ایم۔ کے۔ خان۔ مینیجر رسالہ اخوت
مہاں سنگھ باغ۔ لاہور

مختلف خبریں

ملک معظم علالت

ملک معظم کی علالت ایک حالت پر قائم نہیں رہتی ہے کبھی بہتری کی صورت پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشویشناک حالت پیدا ہوتی ہے۔ تاہم ہمیں شافی مطلق سے کامل امید ہے کہ آپ بہت جلد تندرست ہونگے۔

افغانستان کی اندرونی حالت اب رو بہ اصلاح ہے۔ جب سے ہز مجسٹی امیر امان اللہ خاں نے باغیوں کی سرکوبی کا ارادہ کیا ہے تب سے باغی ہر مقام سے نہایت ذلت کے ساتھ بھاگ رہے ہیں۔

گذشتہ دسمبر ۱۹۲۸ء کے وسط میں امرتسر میں آریوں اور مسلمانوں کے درمیان وید اور قرآن کے الہامی ہونے پر ایک دلچسپ مباحثہ ہوا۔ آریوں کی طرف سے پنڈت دھرم بھکشو لکھنو سے اور مسلمانوں کی طرف سے مشہور مناظر مولوی عصمت اللہ صاحب لاہور سے تشریف لے گئے تھے۔ اخبار رشی جو امرتسر سے شائع ہوتا ہے اور ہندوؤں کا اخبار ہے لکھتا ہے کہ دھرم بھکشو بری طرح ہار گیا اور مولوی عصمت اللہ صاحب کے ایک

سوال کا بھی جواب نہ دے سکا۔ لیکن مسلمانوں کو مشہور اخبار "اہلِ حدیث" لکھتا ہے کہ مولوی عصمت اللہ بری طرح سے ہار گیا اور مرزا حکشتو کا پلہ غالب رہا۔

ہر حال اگر مولوی ثناء اللہ کا یہ بیان صحیح ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ یا تو صحیح بخاری غلط کتاب ہے یا قرآن شریف الہامی کتاب نہیں ہے۔

لاہور میں پولیس افسر کا قتل

لاہور ۳۰ دسمبر میں اس دہشت ناک خبر کے سننے پر نہایت رنج و قلق ہے کہ روز پیر شام کے ۴½ بجے مسٹر سانڈرس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس (جو نہایت قابل افسر تھے) پر کسی نامعلوم شخص نے ریوالور سے دو فائر کئے۔ جس سے وہ فوری جاں بحق ہو گئے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ جب مسٹر سانڈرس اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے دفتر سے کام ختم کر کے گھر جانے کے لئے باہر آئے اور اپنی موٹر سائیکل کو سٹارٹ کرنے لگے تو اُن کی موٹر سائیکل نے جلد پٹرول نہ پکڑا اور وہ آہستہ آہستہ موٹر سائیکل کو دفتر کے احاطہ سے باہر لائے اور عین اُس جگہ پہنچے جہاں دفتر کا احاطہ ختم ہو جاتا ہے اور شاہراہ عام شروع ہوتی ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے۔ جونہی وہ موٹر سائیکل پر سوار ہونے لگے راستے کے اُس پار سے فائر ہوئے گولی آپ کی کنپٹی پر لگی اور وہیں گر گئے۔

چنن سنگھ ہیڈ کانسٹیبل

چنن سنگھ ہیڈ کانسٹیبل نے جب دیکھا کہ مسٹر سانڈرس کا موٹر سائیکل پٹرول نہیں پکڑتا تو وہ امداد کے لئے احاطہ دفتر سے باہر آیا اور جس وقت مسٹر موصوف کے گولی لگی تو وہ حملہ آوروں کی طرف لپکا۔ حملہ آوروں نے چنن سنگھ پر بھی گولی چلائی۔ چنن سنگھ ہسپتال میں جا کر مر گیا۔

مسٹر فرن انسپکٹر پولیس ٹریفک

یکایک گولیوں کے چلنے کی آواز سن کر مسٹر فرن دفتر سے باہر نکل آئے اور مسٹر سانڈرس کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ حملہ آوروں نے مسٹر فرن پر بھی گولی چلائی لیکن مسٹر فرن نے فوراً چستی سے نشانہ بچانے کے لئے اپنے آپ کو زمین پر گرا دیا اور وار خالی گیا۔

پولیس کی تفتیش

حادثہ مذکور کا پتہ لگتے ہی فوراً اعلیٰ افسران سول و پولیس جائے وقوعہ پر آ گئے۔

تمام شہر کی چوکیوں اور گارڈوں سے بھی پولیس کو بلایا گیا۔ پولیس کے ذی فہم افسران نہایت مستعدی اور عقلمندی سے مجرموں کی تفتیش کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ پولیس بہت جلد ملزموں کو گرفتار کر کے انہیں کیفر کردار کو پہنچا ئیگی جس کے وہ مستحق ہیں۔

اطالوی شہزادی کا ورود بمبئی

بمبئی ۱۴ دسمبر آج شہزادی آٹویونی جو اطالیہ سے آئی ہے ڈاک کے جہاز پر یہاں وارد ہوئی۔ دورانِ ملاقات میں شہزادی نے کہا کہ میں اول مرتبہ ہندوستان آئی ہوں اور میں تقریباً تین ماہ تک یہاں قیام کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ شہزادی سروکٹر سیلون کی رشتہ دار ہے۔ اور وہ انہیں کے ہاں رہیگی۔ شہزادی کھیلوں اور بالخصوص گھوڑ دوڑ میں بالخصوص گھوڑ دوڑ میں بڑی دلچسپی لیتی ہے۔ اور وہ ہندوستان کے اہم شہروں کی سیر کریگی۔

امرتسر میں ایک چینی جہانگرد کا ورود۔ امرتسر ۲۸ دسمبر سنگاپور کے مسٹر وانگ یا چو ٹی بائیسکل پر کرۂ ارض کا چکر لگانے کی نیت سے گھر سے نکلے ہیں۔ آپ برما، سیام، کلکتہ اور دیگر مشہور بستیوں میں سے ہوتے ہوئے کل امرتسر پہنچے۔ آپ بلوچستان۔ ایشیائے کوچک۔ ٹرکی۔ بلغاریہ۔ یوگوسلافیہ۔ اطالیہ۔ فرانس برطانیہ امریکہ اور جاپان سے ہوتے ہوئے اپنے وطن واپس پہنچنے کا پروگرام مرتب کر چکے ہیں۔ آپ اپنے ہمراہ ضرورت سے زیادہ کپڑے نہیں رکھتے۔ بلکہ دوسرے دن کی قوت لایموت کے لئے بھی توکل علی اللہ کا سہارا لیتے ہیں۔ ہندوستان میں داخل ہوتے وقت آپ نے کوہستان ناگان کو عین اس وقت عبور کیا۔ جبکہ یہ علاقہ بارش کی وجہ سے سیلاب زدہ ہو رہا تھا۔ اس دوران میں انہیں اکثر راتیں درختوں پر کاٹنی پڑیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے غار کے اندر چھپ کر شب بسر کی۔ کئی دن تک انہیں انسان کی شکل تک دکھائی نہ دی۔ اُن کی خوراک غلطی کی وجہ سے ضائع ہو گئی۔ اور انہیں قوت لایموت کے طور پر بالی بیں تک کا استعمال کرنا پڑا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہندوستانیوں نے ہر جگہ میری مہمان نوازی فراخ دلی سے کی۔ یہ جہانگرد کل لاہور جائیگا اور وہاں سے براہ راست کوئٹہ اور قندھار افغانستان پہنچیگا۔

ایرانیوں کا نیا لباس

طہران ۲۷ اگست مجلس نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کے رو سے ایران میں اب انگریزی لباس اور پہلوی ہیٹ کا پہننا لازمی ہو گیا ہے۔ اور علما اور مذہبی طلبا کو عمامہ باندھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

بلجیم میں طوفان عظیم

برسلز ۲۸ دسمبر انٹرپ سے ۲۰ میل کے فاصلے پر دریائے سیچیلڈٹ کے سیلاب نے قیامت برپا کر دی ہے۔ سارا شمالی علاقہ جسکا رقبہ سات ہزار ایکڑ ہے۔ اور جس میں دس ہزار نفوس آباد ہیں زیر آب ہے۔ طوفان لحظہ لحظہ بڑھ رہا ہے۔



بقیہ مراسلات

خداوند مسیح خود آئیگا

(از قلم محترم جناب پی ایم ین سفٹ صاحب)

گذشتہ سے پیوستہ

اُس کے برگزیدہ اُسے کہاں ملیں گے؟

پاک کلام کہتا ہے "ہوا میں"۔۔ "کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا۔ اسوقت للکار اور مقرب فرشتوں کی آواز سنائی دیگی اور خداوند کا نرسنگا پھونکا جائیگا۔ پہلے تو مسیح میں موئے ہوئے جی اُٹھینگے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُن کے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں (۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶ و ۱۷)

وہ کون سے نشان ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ خداوند کی آمد قریب ہے؟

جو خداوند نے خود بتائے "تاکہ اُن سے ہم جان لیں کہ وہ نزدیک بلکہ دروازے پر ہے (متی ۲۴: ۳۳) اور وہ یہ ہیں انجیل کی بشارت دنیا کی انتہا تک ہوگی "تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو" بے دینی کے بڑھ جانے کے سبب بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی۔ یروشلم کی بحالی اور اسرائیلیوں کا اپنے وطن میں آنا۔ پاک کلام میں آیا ہے کہ اخیری زمانہ میں بُرے دن آئینگے۔ کیونکہ آدمی خودغرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تندمزاج۔ نیکی کے دشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے" (۲ تیمتھیس ۳: ۱-۵)

بہتیرے سراسر ملاحظہ کرینگے اور دانش زیادہ ہوگی۔" (دانی ایل ۱۲: ۴) کیونکہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھائی کریگی۔ اور جگہ جگہ کال پڑینگے اور بھونچال آئینگے۔ (متی ۲۴: ۷) امیر لوگوں نے اخیر زمانے میں خزانہ جمع کیا ہے" (یعقوب ۵: ۳) "ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کہینگے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں گیا؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سوئے ہیں۔ اُس وقت سے اب تک سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا خلقت کے شروع سے تھا۔" (۲ پطرس ۳: ۳ و ۴) گمراہ کرنے والی روحوں اور شیاطین کی تعلیموں کی طرف متوجہ ہوکر ایمان سے برگشتہ ہو جائینگے۔" (۱ تیمتھیس ۴: ۲) مثلاً بہت سے ایسے گمراہ کرنے والے نکل کھڑے ہونگے جو یسوع کے مجسم ہوکر آنے کا اقرار نہیں کرینگے (۲ یوحنا ۷)

کیا تم خداوند کے استقبال کے لئے تیار ہو؟

اگر نہیں تو وقت ہے کہ جب تک کہ خداوند مل سکتا ہے اُسے ڈھونڈو۔ اور جب تک کہ وہ نزدیک ہے تم اُسے پکارو (یسعیاہ ۵۵: ۶) اور اگر تم اُسے ڈھونڈو گے تو وہ تمہیں ملیگا۔" (تواریخ ۱۵: ۲) جو تیار نہیں اُن کو خداوند کا کلام کہتا ہے"۔ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو اُمت کی ابتدا سے لے کے اسوقت تک کبھی نہ ہوا (دانی ایل ۱۲: ۱) کیونکہ اُسوقت بڑی مصیبت ہوگی کہ دنیا کے شروع سے اب تک ہوئی نہ ہوگی۔ (متی ۲۴: ۲۱) کیونکہ جسوقت لوگ کہتے ہونگے کہ سلامتی اور امن ہے۔ اسوقت ان پر ناگہاں ہلاکت آئیگی (۱ تھسلنیکیوں ۵: ۳) پس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو تاکہ تم کو ان سب باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو (لوقا ۲۱: ۳۶) کیونکہ دیکھو خداوند اپنے مکان سے چلا آتا ہے تاکہ زمین کے باشندوں کو اُنکی شرارت کی سزا دے (یسعیاہ ۲۶: ۲۱) اسکے ساتھ ہی یسعیاہ ۲۴ اور ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۱۰ کا مطالعہ کیجئے۔

اس غضب سے جو آنے والا ہے گریز کرو اور خداوند مسیح کے خون کے متلاشی رہو۔ جو کہ سب گناہوں کو دھو ڈالتا ہے کیونکہ خدا کا فضل ظاہر ہوا ہے۔ جو سارے آدمیوں کی نجات کا باعث ہے اور ہمیں تربیت دیتا ہے "تاکہ بیدینی اور دنیوی خواہشوں کا انکار کرکے اس موجودہ جہان میں پرہیزگاری اور راستبازی اور دینداری کے ساتھ زندگی گذارنیں۔ اور اس مبارک امید یعنی اپنے بزرگ خدا اور منجی یسوع مسیح کے جلال کے ظاہر ہونے کے منتظر رہیں جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دیدیا تاکہ فدیہ ہوکر ہمیں ہر طرح کی بیدینی سے چھڑا لے اور پاک کرکے اپنی خاص ملکیت کے لئے ایک ایسی اُمت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو (طِطُس ۲: ۱۱-۱۴)

پورے اختیار کے ساتھ یہ باتیں کہہ

کیونکہ ایسا وقت آئیگا کہ لوگ صحیح تعلیم کی برداشت نہ کرینگے ۔۔۔ اور اپنے کانوں کو حق کی طرف سے پھیر کر کہانیوں پر متوجہ ہونگے۔ مگر تو ساری باتوں میں ہوشیار رہ (۲ تیمتھیس ۴: ۳-۵) خبردار جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئیگا۔۔ اور جو میں تم سے کہتا ہوں وہی سب سے کہتا ہوں۔ کہ جاگتے رہو (مرقس ۱۳: ۳۳-۳۷)

مسیح میں بھائی۔ تم۔ جن کے مسیح کے قیمتی خون سے گناہ معاف ہوئے اور خطا ڈھانپی گئی۔ اپنے پیروں کو دنجا کرو اور دیکھو۔ کیونکہ جسوقت ان چیزوں کا ظہور ہوگا تمہاری نجات نزدیک ہوگی۔" اور ان سب کو جو اسکے ظہور کے آرزومند ہیں راستبازی کا تاج ملتا ہے۔"

مزید براں خوش ہو کہ خداوند پھر آئیگا۔ ہاں وہ جس نے اسی خوشی کے باعث جو اُسکے سامنے تھی صلیب کی اذیت اور موت برداشت کی۔ اور بالآخر موت پر غالب آیا اور موت اس پر قبضہ نہ پا سکی۔" بیشک میں جلد آنے والا ہوں آمین۔" اے خداوند یسوع آ۔"

صرف وہی جو اُسکے بیش قیمت خون سے صاف ہوچکے ہیں کہہ سکتے "اے یسوع آ"۔ کیوں نہ ہم ابھی سے اسکی آواز کو سنیں جو کہہ رہی ہے جو میرے پاس آتا ہے میں اسے کبھی دور نہیں کرتا۔ یہی وہ وقت ہے اور یہی وہ وقت ہے اور یہی نجات کی گھڑی ہے۔ جس نے ہم سے پہلے محبت کی۔ وہ کہہ رہا ہے۔ "توبہ کر" ایمان لا۔ اُس پر بھروسہ رکھ۔ اور اس سے محبت رکھتے ہوئے اُسکے حکم بجالا۔ اور اس طرح ہم زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائینگے۔" (مکاشفہ ۲۲: ۱۴) اور روح اور دلہن کہتی ہے آ۔ اور سننے والا بھی کہے کہ آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے۔ اور جو کوئی

جانا ہے آب حیات مفت لے۔"

"خداوند یسوع کا فضل ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔"

(ترجمہ)

ناظرین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر ہو سکے تو راقم الحروف کا مضمون بعنوان "عدالت الہیٰ" جو رسالہ اشاعت انجیل بابت ماہ اکتوبر سن رواں میں درج ہو چکا ہے۔ موجودہ مضمون کے مطالعہ کے بعد پڑھیں۔ اس کے پڑھنے سے موجودہ مضمون کے کئی امور پر روشنی پڑیگی۔ اگر آپ ہر دو مضامین اور کتاب "مقررہ وقت" کا مطالعہ فرمائینگے تو یقیناً مستفید ہونگے۔ کیونکہ موجودہ آثار ہمیں صاف حال سے کہہ رہے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی نزدیک ہے۔ پس جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔"

ضرورت ہے

کوئٹہ کی ڈفرن ہسپتال کے لئے ایک ہندوستانی نرس کی ضرورت ہے۔ جس کے پاس مڈ وائفری کی سند ہو۔ اور آزادانہ طور پر کام کر سکے ۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔

لوبلائی زنانہ ہسپتال کے لئے ایک نرس کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ جس کے ساتھ اسکے رشتہ دار بھی رہ سکتے ہیں۔ تنخواہ ۷۵-۲-۹۰ ماہوار ملیگی۔ باقی امور کے لئے بتہ بالا لیڈی ڈاکٹر سے خط و کتابت کریں۔

کامیابی

ہمیشہ ہوگی۔ اگر ہم دماغ کی حفاظت کریں۔ زیادہ دماغی محنت کرنا۔ کام زدہ رہنا۔ ان حالتوں سے خبرداری چاہئے۔ دماغ کی صحت اور طاقت ہر مدرس۔ طالب علم اور رہنما کے لئے ضروری ہے۔ دماغی گولیوں کے روز مرہ کھانے سے دماغ پر نقص اور تازہ ہوگا۔ کند ذہنی نہ رہیگی۔ قیمت ۳۲ گولیاں دو روپے۔ خرچہ ڈاک معاف۔

ملنے کا پتہ۔ برکت شروانی۔ گرینج بنگلہ۔ سیالکوٹ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ کا نمبر ضرور لکھیں۔

اشتہار کتب

تحقیقی زندگی۔ سادھو سندر سنگھ صاحب کی نئی کتاب جس میں آپ کی وہ گفتگو درج ہے جو عالم رویا میں آپ نے بہت سے بزرگوں سے کی صفحہ ۷۶۔ ۳ر

ایک عجیب پیشینگوئی۔ اس بیان میں انجیل کی منادی تمام دنیا میں کی گئی ہے۔ یہ ٹریکٹ کئی ہزار دل کی تعداد میں چھپ چکا ہے۔ اور اب تک ہنگ باقی ہے صفحہ ۲ پائی

ڈاکٹر کالیچرن چٹرجی نے پنجاب کے ایک مشہور ہندو **کیوں مسیحی دین قبول کیا** کے مسیحی ہو جانے کے دلچسپ حالات۔ اور ہندو دھرم کے ترک کی وجوہ صفحہ ۱۲ ۲ پائی

مناظرہ حافظ آباد۔ پادری سلطان محمد خاں اور پادری عبد الحق صاحبان سے مولوی ثناء اللہ امرتسری کی وہ معرکۃ الآرا بحث جس سے ظاہر ہو گیا کہ اسلام میں نجات نہیں صفحہ ۲۴ ہپائی

حقیقی شہیدمیں۔ دین کے بزرگوں اور دیگر وطن پرست نامور دوں کی موت اور خداوند مسیح کی صلیبی موت میں فرق اور مسیح کی موت کی افضلیت صفحہ ۳۲۔ ار

مسرف بیٹی۔ ایک لڑکی کے چار سال تک عدم پتہ رہ کر پھر گھر واپس آنے کا رقت انگیز ماجرا۔ صفحہ ۳۲۔ ۳ر

بارہ ضروری سوالات مسیح کے بارے میں | امریکہ کے مشہور و معروف مسیحی مبشر پادری سی۔ اے۔ بیکار ٹنی صاحب کی اس تصنیف میں موجودہ زمانہ کے مادہ پرستوں کے اعتراضوں کا دندان شکن گر بہت عام فہم جواب۔ راسخ الاعتقاد مسیحی نقطۂ نگاہ سے ماڈرن اسٹ لوگوں کی باطل پرستیوں کو بخوبی رد کیا ہے صفحہ ۲۴۔ عہ

مسیح کی شان از روئے قرآن۔ از خواجہ ایک مسلمان خالص بے ریا اور ایماندار مسلمان۔ ممکن نہیں کہ اس کتاب کو پڑھے اور خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ نہ تسلیم کرے۔ دلائل زبردست۔ زبان نہایت شیریں۔ مسلمانوں میں بکثرت تقسیم کئے جانے کے قابل ہے۔ کاغذ ولایتی سرورق دیدہ زیب رنگین۔ طباعت عمدہ صفحہ ۳۲۔ ۳ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور

یونائٹڈ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے مڈل اور پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خاتون اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اسکے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو کشا اعہ سے للعہ تک اور کرکٹ بال ۸ عہ سے ۱۰ عہ تک مل سکتا ہے۔ مزید حالات پرنسپل و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مجرب علاج ۱۳/۵

دمہ کا شرطیہ علاج دمہ خشک ہو یا تر یا پرانا شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ محصولڈاک (عہ)

بخار کی حکمی دوا۔ اس کے استعمال سے روزانہ تیجہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ار

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں۔ ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آجاتی ہے بہنایت مجرب گولیاں ہیں قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ:۔

ڈاکٹر ڈی۔ این ادہیکاریہ۔ خورجہ ضلع بلند شہر